سوال

(482) جانوروں کو خصی کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ خصی کرنا جانوروں کا درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درست نہیں ہے۔

''عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن إخصاء الخیل والبھائم، قال ابن عمر: فیھا نماء الخلق'' [1] رواہ أحمد کذا فی المنتقی

[عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبیِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں اور چارپایوں کو خصی کرنے سے منع فرمایا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ اس (خصی کرنے) میں خلق کی نشوونما اور فروغ ہے۔ اس کو احمد نے روایت کیا ہے، جیسا کہ منتقی الاخبار میں ہے]

علامہ شوکانی رحمہ اللہ ''نیل الأوطار'' میں فرماتے ہیں:

''حدیث ابن عمر في إسنادہ عبد اللہ بن نافع، وھو ضعیف، وأخرج البزار بإسناد صحیح من حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھیٰ عن صبر الروح وعن إخصاء البھائم نھیاً شدیدا، قولہ: ''عن إخصاء الخیل'' الإخصاء سل الخصیة، قال في القاموس: وخصاہ خصیا: سل خصیتہ وفیہ دلیل علی تحریم خصی الحیوانات، وقول ابن عمر رضی اللہ عنہما: فیھا نماء الخلق أي زیادتہ، أشار إلی أن الخصی مما تنموا بہ الحیوانات، ولکن لیس کل ما کان جالباً لنفع یکون حلالا، بل لا بد فی عدم المانع، وإیلام الحیوان ھھنا مانع لأنہ إیلام، لم یأذن بہ الشارع بل نھی عنہ'' [2] انتھی

[عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کی اسناد میں عبد اللہ بن نافع راوی ضعیف ہے۔ امام بزار نے صحیح اسناد کے ساتھ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبیِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی روح چیز کو باندھنے (اور اسے قتل کرنے) اور جانوروں کو خصی کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔ اخصا کا معنی خصیے کو نکالنا اور ایسے ہی فیروز آبادی نے قاموس میں لکھا ہے، اس میں حیوانات کو خصی کرنے کی حرمت کی دلیل ہے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا خصی کرنے کے بارے میں یہ کہنا کہ اس سے خلق کی نشوونما ہوتی ہے، یعنی اس میں بڑھوتری ہوتی ہے، انھوں نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ خصی کرنا ایک ایسا عمل ہے، جس سے حیوانات میں اضافہ ہوتا ہے، لیکن یہ کوئی ضروری

نہیں ہے کہ ہر وہ چیز، جو کسی نفع کو حاصل کرنے والی ہو، وہ حلال ہو، بلکہ یہاں عدمِ مانع کا ہونا ضروری ہے اور یہاں جانور کی اذیت مانع ہے، کیونکہ خصی کرنے میں جانور کو ایک ایسی تکلیف دینا ہے، جس کی شارع علیہ السلام نے اجازت نہیں دی، بلکہ اس سے منع کر رکھا ہے]

آیت : وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ بھی اس کی موید ہے، نیز وہ آثار جن کو مفسرین نے اس آیت کے تحت نقل کیا ہے۔ درایہ تخریج احادیثِ ہدایہ میں ہے :

''وذکر ابن أبي شیبة عن ابن عباس قال : خصاء البھائم مثلة، ثم تلا : وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ وأخرجہ عبد الرزاق عن مجاھد نحوہ، وعن شھر بن حوشب قال : الخصاء مثلة''[1] انتھی

[ابن ابی شیبہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا : جانوروں کو خصی کرنا مثلہ ہے، پھر انھوں نے اس فرمانِ باری تعالیٰ کی تلاوت کی : وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ عبد الرزاق نے مجاہد سے بھی اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔ نیز شہر بن حوشب سے بھی یوں روایت کی ہے کہ خصی کرنا مثلہ ہے]

گو علماے حنفیہ و شافعیہ نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے، اگر یہ حدیث ان پر حجت ہے (تو) جو صاحب اس کے جواز کے (قائل) ہوں تو ان پر اس حدیث کا جواب معقول دینا واجب ہے۔ درصورت معقول جواب ہم بھی اپنے اس فتوے سے رجوع کر جائیں گے۔ (ہم کو) امرِ حق کے قبول کرنے میں کچھ عار نہ ہوگا۔ درصورت رجوع بھی اس قدر ہم ضرور کہیں گے کہ احتیاط قولِ حرمت میں ہے : ''إذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام'' [جب حلال و حرام مجتمع ہو جائیں تو حرام ہونا غالب ہوتا ہے] اصول کا مسئلہ ہے۔

---

[1] مسند أحمد (۲/۲۴) اس کی سند میں عبدا بن نافع ضعیف ہے۔

[2] نیل الأوطار (۸/۱٦٧)

[3] الدرایۃ لابن حجر (۲/۲۳۰)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الحظر والاباحۃ، صفحہ:725

محدث فتویٰ